Registered   L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۷)   مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء بروز جمعہ   جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

توقع کی جاتی ہے کہ لارڈ امپتھل صاحب آیندہ اکتوبر کو ترچناپلی اور جنوبی آرکٹ اضلاع کا ملاحظہ کرینگے۔ ان اضلاع کا ملاحظہ ابھی تک لارڈ صاحب موصوف نے نہیں کیا ہے۔ **۱۸ ماہ** آیندہ کو گنڈی میں کنگ انسٹیٹیوٹ آف پریونٹو میڈیسن کے متعلق چیچک کے ٹیکہ لگانے والوں انسپکٹران حفظ صحت کے لئے جو اس فن میں لیاقت حاصل کریں ایک جماعت کھولی جائیگی۔ **روٹر کا نامہ نگار** ٹوکیو سے تار دیتا ہے کہ یہاں پر ایک بلوا ہوا اس بلوے میں دو شخص کام آئے پانچ سو آدمی مجروح ہوئے۔ اور رات ہی کے وقت پولیس لائین جلادی ٭ **بعد کی** خبر ہے کہ ٹوکیو میں ایک گروہ نے دس مسیحی گرجے اور ایک مشن ہوس اور مدرسہ ۶ تاریخ کی رات کو جلا دیا۔ **۷ ستمبر** روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے کہتا ہے کہ بمقام شمال مشرقی کوریا میں جاپان اور روس کے درمیان کئی ایک مسلسل اور سخت لڑائیاں ہوئیں جنمیں جاپانیوں نے روسیوں کو شکست دی **ضلع باکو** کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ قریباً پانسو چکی کے مینار اور قصبہ کے دیگر تمام مقامات جلکر خاک ہو گئے۔ بڑی سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ **بعد کی** خبر ہے کہ کاکیس میں جنگی سپاہیوں اور توپخانوں نے سینکڑوں آدمی ہلاک کر ڈالے ہیں اور باکو کے نزدیک مقام بلسخانی میں ہزاروں آدمی مقتول اور مجروح ہوئے ٭ **جرمنی** مقبوضات مشرقی افریقہ میں باغیوں نے یورش کی اور مسائی اور کمنداکی آبادی کو برباد کر ڈالا۔ مگر برطانوی شہریاں بچ گئیں۔ **اعلان** دیا گیا ہے کہ لارڈ اور لیڈی منٹو ۱۰ اکتوبر کو بمبئی ہندوستان پہنچینگے مگر بعد کی خبر ہے کہ ۲۰ اکتوبر کو وہ روانہ ہونگے اور پرنس اور پرنسس آف ویلز کی آمد سے چند دنوں پہلے ہند میں وارد ہونگے۔ **اعلان** دیا گیا ہے کہ میجر ریڈم صاحب لارڈ منٹو کے جنگی محکمہ کے سکرٹری ہوں گے۔ **عہد نامہ** جاپان و روس میں پندرہ آرٹیکل ہیں اور انکا مطلب بھی واضح ہے۔ منچوریہ کی ریلوے کو طرفین برابر استعمال کرینگے مگر صرف تجارت اور دستکاری کی نظر سے اور انکا جنکشن کوانگ چنگ میں ہوگا ہر ایک فریق ۱۸ ماہ کے اندر اندر خالی کر دیگا۔ اور بعد ازاں ہر ایک کیلومیٹر پر ایک ایک ریلوے گارڈ رکھینگے۔ منچوریہ کی ترقی کے لئے چین کی راہ میں کوئی فریق مانع نہوگا۔ **صلح کی** سلامی میں پورٹسمتھ کے جہازی احاطہ کے درمیان ۵ ستمبر کو ۳ بجے ۴۷ منٹ پر صلح کے عہد و پیمان کے اعلان کے لئے توپیں چلیں اور نیوکاسل اور پورٹسمتھ میں گرجوں کے گھنٹے خوشی سے بج اور جھنڈے ہر طرف خوشی سے لہرا رہے تھے۔ گیت گانے کے بعد بیرن روزن اور بیرن کومورا نے بڑے پرجوش درس دیئے اور یہ امید ظاہر کی کہ اب دونوں سلطنتیں آپس میں دوست رہینگی۔ تب باجا بجنا شروع ہوا ٭ **۶ ستمبر** کے بعد کی خبر ہے کہ اس صلح کے بارے میں ٹوکیو میں بڑا اعتراض کیا گیا اور لوگوں نے اور سرکاری ارگن کوکومین کے دفاتر پر حملہ ہوا۔ کئی آدمی زخمی ہوئے اور کئی مقتول۔ **افسران** کی متفقہ رائے ہے کہ شورشا کی لڑائی میں دو سو آدمی زخمی اور قتل ہوئے۔ شورشا کا وہ حصہ جسمیں کارخانہ ہے اب آگ سے جل رہا ہے اور باکو کے سول ورکس بھی جل رہے ہیں ٭ **موجودہ عدم بارش** کی وجہ سے دہلی اور اس کے مضافات کے کھیت دن بدن سوکھتے جاتے ہیں۔ اور چارہ پے در پے کمیاب ہوتا جاتا ہے۔ لوگ بارش کے دیوتا سے دعائیں مانگ رہے ہیں ٭ **ہفتہ مختتمہ ۲ ستمبر** میں پلیگ سے انبالہ ۱۔ ہوشیارپور ۹۔ لودیانا۔ گورداسپور ۲۔ سیالکوٹ چار۔ جہلم ۱۔ راولپنڈی ایک یعنی کل پنجاب میں ۱۹ اموات وقوع میں آئیں۔ اس سے ماقبل ہفتہ میں ۱۶ اموات تھیں۔ گذشتہ سال کے اسی بالمقابل ہفتہ میں ۳۰۷ اموات ہوئی تھیں۔ **پادری ڈبلیو۔ سی۔** وہائٹ سائیڈ صاحب جو بوجہ علالت اپنی میم صاحبہ کے ہند کو واپس آنے سے رک گئے وہ اب سوتھ ویلز میں سی ایم ایس کی خاطر بطور آرگنائزنگ سیکرٹری کام کرنے والے ہیں۔ **پونا اور مندی** دیہاتی مشن کے خزانچی مسٹر شاتھورڈ صاحب بوجہ علالت کے چند ماہ کی فرلو پر ہند سے روانہ ہوگئے ہیں۔ ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ان کے ساتھ ایک نرس بھی جاوے اور چونکہ مس سمپسن کی فرلو بھی نزدیک تھی اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ روانہ ہوگئی ہیں۔ **مدراس** کرسچن کالج کے پادری جان میکنزی صاحب مرض انفلوئنزا میں مبتلا ہوکر ۲۹ اگست کو مدراس جنرل ہسپتال میں تھوڑا عرصہ بیمار رہ کر رحلت کر گئے۔ صاحب موصوف ۱۸۹۹ء میں کالج کے درمیان انگریزی کے پروفیسر متعین ہوئے تھے۔ کالج کے طلبا انکو بہت پیار کرتے تھے ٭ **لودیانہ** ۱۱ ستمبر کی رات کو اور سارا دن بارش ہوتی رہی۔ خدا کا شکر ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

انڈین نیشنل کانگرس کی رپورٹ بابت ۱۹۰۴ء

یہہ کانگرس ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بمبئی میں بڑے تزک و شان سے منعقد ہوئی - اسمیں ۱۲ سو ممبران شریک تھے - اور اسمیں بڑی بڑی تقریریں ہوئیں اور رزولیوشن پاس ہوئے - اس کانگرس کا مقصد گورنمنٹ ہند کے انتظام پر نکتہ چینی اور جرح قدح کرنا - انتظام میں گورنمنٹ کو صلاح اور مشورت دینا - اور اپنے حقوق سرکار سے طلب کرنا ہے - مگر کامیابی بالکل نظر نہیں آتی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس کا منشا یہہ ہے کہ رفتہ رفتہ ہند کی حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے لیں - مگر یہہ بات ناممکن ہے - روپیہ مفت میں صرف ہوتا ہے - ہاں البتہ بڑے دنا کی تعطیلیں بڑے مزے میں گذر جاتی ہیں - بہتر تھا کہ کانگرس اپنی تمام کوشش اور زر ہندوستان کی تعلیم اور صنعت و حرفت میں صرف کرتی جو قومی ترقی اور استحکام کا اعلٰے موجب اور وسیلہ ہے ہماری دانست میں بہتر ہو کہ کانگرس اپنے مقاصد اور کوششوں کا پہلو بدل دے اور ہند کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کا خیال محال دل سے نکال دے ؀

اینی بیسنٹ کا تناسخ - ستیہ دھرم پرچارک

جالندھر مطبوعہ ۱۷ بھادون سمت ۱۹۶۲ بکرمی میں مسز اینی بیسنٹ کی بابت یوں مرقوم ہے کہ جب وہ پہلے پہل ہندوستان میں آئیں تو انہوں نے ظاہر کیا تھا کہ وہ گذشتہ جنم میں ہندو برہمن تھیں لیکن اب انگلستان کے لکچر میں انہوں نے ظاہر کیا کہ گذشتہ جنم میں وہ ہندو برہمنی عورت تھیں ؀

اسپر ایڈیٹر صاحب موصوف رائے دیتے ہیں کہ "ہندو برہمن کا گذشتہ جنم میں سنسکرت کا روان ہونا تو سمبھو ہے - لیکن ہندو عورت کے گذشتہ سنسکار میں اس قسم کے ہونے ناممکن ہیں جو اینی بیسنٹ شریمتی جی ظاہر کرتی ہیں" - ہماری رائے میں ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک کی رائے معقول معلوم ہوتی ہے - مگر انہوں نے اس متباین بیان سے کچھہ نتیجہ نہیں نکالا - ہماری دانست میں اینی بیسنٹ کا یہہ کہنا محض ہندو سوسایٹی کو خوش کرنا اور اپنی طرف متوجہ کرنا ہے - جب وہ کبھی کچھہ کہتی ہیں اور کبھی کچھہ تو انکی بات کا کیا اعتبار ہے - اس سے واضح ہے کہ اُن کو اپنے پچھلے جنم کا صحیح علم ہرگز نہیں ہے - اس امر میں انکا یقین متزلزل ہے ؀

دیہاتی اخبار بیٹر - ضلع سیالکوٹ سے

اس نام کا ایک اردو اخبار اس ماہ کے شروع سے شائع ہونے لگا ہے - بڑے تقطیع کے ۸ صفوں پر چھپتا ہے - لکھائی - چھپائی - کاغذ اچھے ہیں مضامین بھی عمدہ شائع ہوتے ہیں - اُمید واثق ہے کہ یہہ اخبار جلد ترقی کر جائیگا کیونکہ اس کے مضامین میں سادگی اور دلچسپی اور غیر تعصبی پائی جاتی ہے - خبریں بھی عمدہ درج ہوتی ہیں - قیمت اسکی سالانہ عوام سے دو روپیہ رکھا ہے تین روپے ہے ؀

وایسرائے جدید - اُن کا نام لارڈ منٹو ہے -

اسی نام کا ایک گورنر جنرل ہند میں ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء حکومت کر چکے ہیں - انہوں نے اپنی سلطنت میں امبوئینا اور جزائر ملکا اور جاوا ملحق کیا تھا جہاں وہ بذاتہ تشریف لے گئے تھے - انہیں نے سب سے پہلے تجویز کی کہ محمدیوں کا کالج علیحدہ ہو - تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ۱۸۰۸ء میں نپولین نے دره گومال سے ہوکر پنجاب پر یورش کرنی چاہی تو اسی نے اس کو روکا تھا - اسوقت چونکہ فارس نپولین کے اثر میں تھا اسلئے اسکو پنجاب پر یورش کرنے میں سہولیت تھی مگر لارڈ منٹو نے فوراً شاہ فارس سے عہد و پیمان کرکے اور امیر نے اس تجویز کو فسخ کر دیا تھا نئے وایسرائے کی ذات سے امید کیجاتی ہے کہ اپنے ہمنام کی پالیسی پر عملدرآمد کرکے اور موجودہ لارڈ صاحب کے تمام احوال سے عبرت حاصل کرکے ہند میں عمدہ انتظام کرینگے اور نام پائینگے -

ہما بہ کہ لشکر بجان پروری
کہ سلطان بہ لشکر کند سروری

روس کی مذہبی حالت - لنڈن کے

گذشتہ بیپٹسٹ کانفرنس کے ایک روسی ڈیلیگیٹ بیرن یوکسکل نے اثنار ملاقات میں اپنے ہی ملک کی مذہبی حالت کی بابت کئی ایک مفید باتیں بتائیں انہیں سے چند ایک یہ ہیں کہ روس کے بڑے حصے میں حقیقی مسیحیت عملاً بالکل مردہ ہے خصوصاً ماسکو میں - جو کہ مقدس روس کا مرکز ہے - صورت پرستی عالمگیر ہے اور بیطرح بڑھتی جاتی ہے - اور مذہب محض نمائشی کلیسیائی صورت میں ہے - اور اسمیں بالکل جان نہیں ہے - شمالی صوبجات میں بیپٹسٹ لوگ سٹنڈسٹوں کی بہ نسبت جو جنوب میں ہیں اور جن کا علم الٰہی کچھہ بیپٹسٹوں کے علم الٰہی کی مانند ہے زیادہ مروج ہے - اور اگرچہ بعض اوقات ایذا رسانیاں بھی وقوع میں آتی ہیں تو بھی نسبتہً وہ زیادہ نرم مزاج ہیں ؀

روس کو اس بیدینی کا خمیازہ کسی نہ کسی وقت ضرور اٹھانا پڑیگا - خدا نے اس جنگ سے اُسکو ایک دفعہ یہہ سبق دیدیا ہے - اگر وہ اپنے ملک میں حقیقی مسیحیت کو سرسبز اور رونق دار نہ کرے گا تو آخر وہی انجام ہوگا جو بنی اسرائیل کا بابل کی اسیری سے ظہور میں آیا تھا - خدا سے بغاوت کرنی اپنی موجودہ و آئندہ بہبودی پر لات مارنی ہے ؀

عرائیس کو ایک عمدہ نصیحت

انگلینڈ کا ایک پادری صاحب اُس جوڑے کو جسکی شادی وہ کیا کرتا تھا شادی کے موقع پر پدرانہ نصیحت دینے میں بڑا مشہور تھا۔ وہ اپنے پاس کارڈ رکھا کرتا تھا جنپر نصیحتیں مطبوع ہوتی تھیں جو وہ دلھا اور دُلہن کو علاوہ زبانی نصیحت کرنے کے دیدیا کرتا تھا۔ دلھن کے کارڈ پر ذیل کی نصیحت مسطور ہوا کرتی تھی؛

"جب تم اُس سے شادی کرلوگی تو اُس سے پیار کرنا۔ جب تم نے اُس سے شادی کرلی تو اس کا مطالعہ کرنا۔ اگر وہ دیانتدار ہے تو اُسکی عزت کرنا جب وہ افلاس کُش ہو تو اُسکو خوش کرنا۔ جب وہ تلخ مزاج ہو اُسکو بھلانا جب وہ جھگڑتا ہو اسکی پرواہ نہ کرنا اگر وہ کاہل ہو تو اسکو اپنا لکانا اگر وہ شریف مزاج ہے تو اسکی تعریف کرنا اگر وہ صاحب ہنر ہو تو اُس کا اقبال کرنا۔ اگر وہ غضبناک ہو تو اُسکو میٹھی باتوں سے سمجھانا۔ اگر وہ خوشی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے تو تو اُسکو بہلانا۔ اگر وہ سوسایٹی کا دلدادہ ہو تو تو اُس کے ساتھ ہونا۔ اگر وہ تجھ پر مہربانی کرے تو تو اُس کا شکر کرنا۔ جب مناسب ہو تو تو اُس کے بوسے لینا۔ وہ اِس بات کو تو معلوم کرے کہ تو اُسکو کیسا سمجھتی ہے۔ مگر وہ یہہ ہرگز نہ سمجھے کہ تو اُسکو تربیت دیتی ہے"؎

ایک ملکۃ النمل کی عمر۔ ایک انگریزی میگزین میں جس کا نام ہارپرس میگزین ہے۔ ایک ملکہ چیونٹی کی عمر کا اور سرجان لبک صاحب کے اس سے پیار کا نہایت دلچسپ حال مرقوم ہے۔ سرجان لبک صاحب کے پاس ایک بڑی بوڑھی ملکہ چیونٹی تھی۔ اس سے زیادہ عمر رسیدہ چیونٹی آجتک سائنس دانوں کی نظر سے نہیں گذری۔ چند برسوں کا عرصہ گذرا ہے کہ ایک شریف اور معتبر رئیس صاحب موصوف کی ملاقات کو گئے اور اس چیونٹی کو اُس کے اُس مکان میں دیکھا جو لبک صاحب نے اس چیونٹی کے لئے تیار کیا تھا۔ اسوقت اس چیونٹی کا عالم شباب تھا اور عمر سات سال کی تھی۔ ۱۸۸۴ء کی موسم گرما میں اُنکی صاحب موصوف سے پھر ملاقات ہوئی مگر اُسوقت وہ لنڈن میں اپنے گھر میں تھا۔ سلام اور خیر و عافیت کے بعد اُس نے صاحب موصوف سے اُس ملکہ چیونٹی کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا "بری بُری خبر ہے"۔ اُس نے کہا "کیا ہے؟ کیا ملکہ فوت ہوگئی ہے؟" جواب ملا "کل ہی تو مرگئی ہے۔ میں نے تو ابھی یہہ خبر بیوی کو بھی نہیں سُنائی ہے"۔ جب اُس نے اس کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرلی تو اُس نے اُس مردہ ملکہ چیونٹی کے دیکھنے کی اس سے درخواست کی جس پر سرجان لبک صاحب اسکو اس کے کمرے میں لے گئے جہاں انہوں نے اُس کے لئے جگہ رہایش کی بنائی ہوئی تھی۔ آپ نے وہاں جاکر کیا دیکھا کہ مردہ ملکہ پڑی ہوئی ہے اور اس کے کارندے اُس کے گرد و پیش حاضر ہیں اور اُسکو بڑی نرمی کے ساتھ آہستہ آہستہ چاٹ رہے ہیں اور اپنے پتلے سینگوں سے چھو رہے ہیں اور اسی قسم کی اور حرکات و سکنات کر رہے تھے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کرنی یا اُسکو جگانا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس اُنکو کوئی جواب نہ آیا۔ وہ تو بیچاری فوت ہو چکی تھی۔ لبک صاحب کہتے تھے کہ "وہ کارندے یہہ معلوم نہ کرسکے کہ انکی ملکہ مردہ پڑی ہوئی ہے"۔ بعد ازاں انہوں نے ایک اور ملکہ چیونٹی کا ذکر کیا جو چودہ برس کی عمر میں وفات پاگئی تھی۔ چیونٹیاں اُس کے جسم کو اِدھر اُدھر دھکیلتی پھرتی رہیں تاوقتیکہ اُس کا جسم ریزہ ریزہ نہ ہوگیا؎

یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ کیطرف سے پنجاب میں اپنے مشنری کام کی جوبلی کی یادگار میں پنجاب مشن کیلئے پانچ کارندے ولایت سے روانہ بھیجے گئے ہیں۔ اور اُنکے بعد کئی ایک کارندے بھیجے جاوینگے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تذکرۃ الحکمائے یونان

اُس نے ۳۰۴ قبل از مسیح میں اپنے سنگتراشی کے کام کو ترک کردیا اور اپنا استادی کا کام شروع کیا۔ اگرچہ وہ افلاطون کے معذرت نامہ سقراط ۲۳ا میں اس بات کا علانیہ انکار کرتا ہے تو بھی اُس کے تمام طرز سے واضح ہے کہ وہ استاد تھا۔ وہ ہمیشہ علی الصبح اُٹھکر سیر کو جایا کرتا تھا اور وہاں سے واپس آکر اکھاڑے میں ورزش کیا کرتا اور مدارس میں حاضر ہوتا تھا جہاں جوان تعلیم پایا کرتے تھے اور پھر تمام دن بازاروں میں عین جمگھٹے کے وقت اور جھونپڑیوں اور صرافوں کی میزوں کے پاس جہاں فرنگی کے واسطے مال فراہم ہوتا تھا پھرتا رہتا تھا (یادگار سقراط الکتاب ا:۱۰ معذرت نامہ سقراط ۱۷ ج د ۲۰ ب) اور ہر ایک سے جو اُسکو ملتا خواہ بوڑھا ہوتا خواہ جوان خواہ امیر خواہ غریب خواہ مرد یا عورت سب سے گفتگو کیا کرتا تھا۔

اس نے اِس امر میں کبھی کسی قسم کی رو رعایت نہیں کی اور نہ ہی کسی سے اجرت لی (معذرت نامہ ۱۹ا۔ ۳۳ ب) وہ اُن کے ساتھ ہر مضمون پر کلام کیا کرتا تھا اُس نے مدبروں اور سوفسطائیوں اہل حرفت و صنعت اور فوجی افسروں شاعروں اور ہر ایک شائقین سے کلام کیا (معذرت نامہ ۲۱ا سے ۲۲ا) اُسکی شاگردی میں کئی ایک عورتیں بھی تھیں مثلاً آسپیسیا اور تھیودوٹے جنکا ذکر زینوفن نے یادگار سقراط ۲ کتاب ۶:۳۶ ۱۱ باب وغیرہ میں کیا ہے۔ علاوہ اُن کے بہت لوگ بطور سامعین اور رفقاء کے ہمیشہ جوام میں اُسکی سننے کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے کیونکہ اُن کے سامنے یہہ ایک بڑا عجیب اور تعلیم دہ شغل تھا۔ اور چونکہ سقراط کی شہرت دور دور کے ادبار و امصار میں پھیل گئی تھی اس لئے نہ صرف

آتھینے ہی کے لوگ اُسکی سننے کے لئے فراہم ہوتے تھے بلکہ دیگر یونانی شہروں مثلاً میگارا اور تھیبس اور ایلس تورینے سے بھی لوگ جوق جوق آتے تھے ؛

علاوہ بریں وہ خیال کرتا تھا کہ مجھے دیوتاؤں کیطرف سے خوابوں اور کلام الٰہی اور دیگر وسائل سے الہام ہوتا ہے اور کہ میں خدا کیطرف سے رسول اور بھیجا ہوا ہوں چنانچہ وہ اپنے معذرت نامہ میں کہتا ہے۔ "پس اب اے آتھینے والو! ہیانتک تو میں نے اپنے ہی مقدمہ کی بابت تقریر کی مگر اب تمہارے مقدمہ کی بابت تقریر کرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مجھ پر فتوے دینے کے سبب سے خدا کی اُس نعمت کے گنہگار ٹھہر جاؤ جو اُس نے تمکو عنایت کی ہے لیکن شاید تم اونگس کا کہا مانکر مجھے بیوجہ قتل کرڈالو اور تب اپنی باقی عمر سوتے ہو بغیر اسکے کہ خدا اپنی محبت سے تمہارے لئے کوئی اور رسول بھیجے۔ (۳۰ ج۔ ۳۱ سے ۳۱ ب)۔ زینوفن کی یادگار سقراط الکتاب ۴: ۱۵ میں سقراط ارسٹوڈیمس کے ساتھ گفتگو کرتا ہوا یوں کہتا ہے "تجھے قائل کر دینگے کہ کونسا امر کافی ہو کہ دیوتے تیری فکر کرتے ہیں؟" ارسٹوڈیمس جواب دیتا ہے کہ "جبکہ وہ میرے پاس خاص صلاحکار بھیجتے ہیں۔ جیسے کہ تو کہتا ہے کہ میرے پاس بھی بھیجتے ہیں۔ تاکہ بتلاویں کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے۔ اور سقراط اس کا جواب دیتا ہے کہ وہ اہل آتھینے کے سوالات کا جواب بذریعہ کلام الٰہی دیتے ہیں اور کہ وہ یونانیوں کے پاس از راہ آگہی عجائبات بھی بھیجتے ہیں۔ پھر وہ ارسٹوڈیمس کو صلاح دیتا ہے کہ تو انکی پرستش کر تاکہ معلوم ہو کہ آیا وہ مشتبہ امور کی بابت تجھے مشورتی آگاہی بھیجتے ہیں یا نہیں (الکتاب ۴: ۱۸) نیز دیکھو ۴ کتاب ۳: ۱۲ و ۱:۸ ۱۱۔ مگر برعکس اس کے وہ خود کہتا ہے کہ بچپن ہی سے مجھے ایک الٰہی آواز ہوا کرتی ہے جو کسی امر کے کرنے میں روک تو دیتی ہے مگر کسی فعل کے کرنے کی ترغیب نہیں دیتی اور نہ مجبور کرتی ہے (معذرت نامہ ۳۰ ا سے ج)۔ اور یہہ آواز نہ صرف بڑے بڑے معاملات کے موقعوں پر ہی ہوا کرتی تھی بلکہ ادنٰی ادنٰی معاملات پر بھی (معذرت نامہ ۳۱ د) بعد کے مصنفوں نے اس کا نام سقراط کا جن قرار دیا ہے مگر سقراط خود اُسکو "الٰہی آواز" کا "نبوی نشان" کہتا ہے۔ وہ اس الٰہی آواز کا علانیہ عوام و خواص میں کیا کرتا تھا اس کے دوست اور دشمن سب اس حقیقت سے واقف تھے۔ وہ آواز اُسکو ہمیشہ عام معاملات میں دخل دینے سے روکا کرتی تھی اور جب اُسپر فتوے دیا جارہا تھا تو اس نے اُسے منع کیا کہ اس کے لئے کچھ فکر کرے (یادگار سقراط ۴ کتاب ۸: ۵) لہٰذا سقراط نے بڑی خاطر جمعی اور اطمینان سے اُسکی فرمانبرداری کی۔ اور نہ صرف اس آواز کے ذریعہ ہی سے اُسکو ہدایت ہوا کرتی تھی بلکہ وہ کہتا ہے کہ "خدا نے مجھکو کلام ربانی یا خواب یا تمام دیگر طریقوں کے ذریعہ سے جنسے کہ الٰہی مرضی اس کام کے کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً انسان پر ظاہر ہوتی رہی ہے اس کام کے کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے" (معذرت نامہ ۳۳ ج)۔ سقراط کے خوابوں کی بابت دیکھو فائیڈوں ۶۰ ے جہاں مرقوم ہے کہ "مجھے خواب آیا کرتا تھا جو مختلف صورتوں میں بار بار ہوتا تھا مگر ہمیشہ ایک ہی بات کہتا تھا کہ اے سقراط! موسیقی پر عمل کر اور اسکو ترکیب دے"۔ اس خواب کی فرمانبرداری میں اُس نے اپنے آخری ایام میں کئی ایک نظمیں تحریر کیں۔ کرٹیون ۴۴ ا میں مسطور ہے کہ سقراط کی وفات سے دو رات پہلے ایک عورت سفید پوشاک پہنے ہوئے رویا میں اُسکو نظر آئی اور ان لفظوں میں اس سے مخاطب ہوئی کہ "تیسرے دن تو ظور فتھیا میں پہنچیگا"۔ جس سے سقراط نے یہہ نتیجہ نکالا کہ میں تیسرے دن مرجاؤں گا۔ اور اُس رات کو جو سقراط کے افلاطون کے ساتھ ملاقی ہونے سے پہلے تھی سقراط نے خواب میں دیکھا کہ راج ہنس کا ایک بچہ اُڑتا ہوا آیا اور اس کے گھٹنوں پر ایک لمحہ بیٹھکر اچانک بلند پرواز ہو گیا اور ایک شیرین بات کہہ گیا ؛

دلچسپ معلومات

جرمنی میں آجکل اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ فوجی سپاہیوں کے لئے کیتلیاں کاغذ کی مہیا کیجاویں۔ کہتے ہیں کہ یہہ ایجاد جاپانیوں کی ہے۔ اگرچہ یہہ برتن لچکدار کاغذ سے بنایا جاتا ہے تو بھی اس میں اچھی طرح پانی رہ سکتا ہے۔ برتن میں پانی ڈالکر اسکو چولھے پر لٹکا دیتے ہیں۔ برتن ہرگز نہیں جلتا اور پانی اس عرصہ میں بخوبی کھول جاتا ہے۔ ایک کیتلی آٹھ دفعہ کام دےسکتی ہے اور قیمت صرف دو سینٹ یعنی قریباً ایک آنہ ہے۔ سب سے بڑا فائدہ اس کا یہہ ہے کہ اس برتن کے برابر کوئی اور برتن ہلکا نہیں ہے اور جیب میں ڈال کر جہاں چاہیں لے جاسکتے ہیں ؛

ماسکو میں لقطا کی جائے پناہ۔ ماسکو میں بچوں کی پرورش کا سب سے بڑا کارخانہ ہے جہاں سے ۱۴ ہزار شیرخوار بچوں کی سالانہ فصل ہوتی ہے۔ اسکی ایک شاخ سینٹ پیٹرزبرگ میں ہے جس میں ۸ ہزار بچے زیادہ ہیں لقطا کی جائے پناہ جو ماسکو میں ہے ملکہ کیتھرائن دوئم کے عہد میں قائم ہوا تھا۔ اور اس کا تمام کاروبار تاش کے ٹیکس سے چلتا ہے۔ اس کے نوکر چاکر شاہی سرخ وردی پہنے ہوئے اُس کے دروازہ پر کھڑے رہتے ہیں۔ اور اس کے حساب کی پڑتال محکمہ خزانہ کے افسران سے کیجاتی ہے۔ اس کی بلند عمارتیں ایک خالی مربع زمین میں ایستادہ ہیں اور ان کے گرد ایک باغ معہ باز تیب مرغزار اور درختوں کے واقع ہے جو بچوں کا پلے گراونڈ کا کام دیتا ہے۔ ہر قسم اور قد کے بچے بڑی ہوشیار دائیوں کے تفویض میں ہوتے ہیں جو ہر طرح سے اُن شیرخوار بچوں کی خدمت

اور خبرداری کرتی ہیں۔ اِس جائے پناہ میں ہر روز قریباً پچاس لقیط آتے رہتے ہیں اور چار ہفتہ کے بعد دائیاں اُنکو دیہات میں اپنے اپنے گھر لے جاتی ہیں ؛

آسٹریا کی سرکار کو تماکو سے ہر سال ۵۰ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے ؛

منشی ہوا اسپین کے بڑے بڑے شرابخانوں میں ہوا کے درمیان شراب کی نشہ اور تاثیر کثرت آمیز رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اِن مقامات میں سے بعض کے اندر پانچ یا چھ مکعب فیٹ ہوا کے اندر نصف آونس خالص الکوہل پایا جاتا ہے۔ خشکی پر جو ایسی دوکانوں میں کام کرتے ہیں جنہیں ہوا بہت کم آتی ہے وہ بلا ایک جرعہ شراب پینے کے بھی عموماً مست رہتے ہیں۔ پرشیا اور فرانس کے حکام نے جبراً ایسی دکانوں میں ہوادار بہت سی کھڑکیاں رکھوادی ہیں ؛

تصادم کی طاقت ۔ عام اسپات کی چھڑ کا ہوا میں اڑانا اور ایک بڑے درخت کے تنے کے گرد دوہرا بل کھا کر لپٹ جانا ایک ناممکن امر معلوم ہوتا ہے مگر اِس امر کی ایک فوٹوگرافک شہادت موجود ہے جو مقام ٹاکیو بی سی واقعہ گریٹ ہوگ میں ظہور میں آئی۔ ایک بڑی بھاری ریل جو مقام تصادم سے عین ۲۵ فیٹ کے فاصلہ پر زمین پر پڑی ہوئی تھی اُس تصادم سے ہوا میں اُڑی اور ۱۲ فیٹ کے فاصلہ پر ایک درخت کے تنہ کے ساتھ ایسی لپٹ گئی جیسے کہ ایک تار لپٹ جاتی ہے ؛

تمام دنیا کے دریاؤں کا پانی جو سمندر میں ہر روز جاتا ہے قریب ۸۶ مکعب میل ہے ؛

جاپان کے ساتھ سب سے زیادہ تجارت برٹش انڈیا کی ہوتی ہے۔ دوسرے درجہ پر برطانیہ عظمہ ہے تیسرے درجہ پر چین۔ چوتھے درجہ پر صوبجات متحدہ امریکہ۔ اور جرمن پانچویں درجہ پر ہے ؛

وہ رنگ جنکو پرندے ناپسند کرتے ہیں۔ سرخ رنگ پیرو دفیل مرغ، کو ویسا ہی تکلیف دہ ہے جیسا کہ سانڈ کو مگر گنجشک کو اس سے کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن اگر پنجرے میں بند گنجشک کے سامنے اگر نیلا چیتھڑا ہلایا جاوے تو وہ سخت نفرت کرتی ہے اور شوریدہ سر ہو جاتی ہے۔ اور اگر اُسکو نیلے کاغذ پر دانا رکھ کر دیا جاوے تو بھی وہ مضطرب ہو جاتی ہے۔ اور نیلی پوشاک والے آدمی سے نفرت کرتی ہے۔ درمیانی درجہ کا ہلکا نیلا رنگ اُسپر بہت اثر کرتا ہے۔ مگر نیلے سبز سے اُنکو کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اِس کے برعکس سیاہ چڑیاں زرد رنگ سے نفرت کرتی ہیں مگر نیلے یا سرخ رنگ کو بہت پسند کرتی اور اس رنگ کے گھاس وغیرہ سے اپنے گھونسلوں کا بیرونی حصہ بناتی ہیں ؛

پلینڈ میں قتل کے جرم کے بعد جرم شدید کسی لڑکی سے بلا مرضی اس کے والدین کے شادی کر لینا ہے ؛

سب سے پہلا انگریزی اخبار ۔ قدیم ترین انگریزی اخبارات مطبوع نہیں ہوتے تھے بلکہ لکھے جاتے تھے۔ ان کے مطالعہ کرنیوالوں کی خاطر وہ عام مقامات میں رکھے جاتے تھے اور عوضانہ میں اُنسے صرف ایک چھوٹا سا سکہ لیا جاتا تھا جو گزٹا gazetta کہلاتا تھا لفظ گزٹ gazettee جو آجکل ایک مشہور لفظ ہے اور اکثر اخباروں کا نام ہوتا ہے اسی لفظ سے مشتق ہے۔ سب سے پہلے انگریزی اخبار کا نام ویکلی نیوز WEEKLY NEWS کہلاتا تھا جو سب سے پہلے ۱۶۲۲ء میں شائع ہوا۔ سترھویں صدی میں کئی ایک اخبارات جاری ہو گئے۔ اور مشہور اخبار سپکٹیٹر اور اسی قسم کے اور اخبارات اٹھارہویں صدی میں شائع ہونے لگے۔ ۱۷۰۲ء میں سب سے پہلا روزانہ اخبار نکلنے لگا۔ سب سے پہلی کہانی جو اخبار میں مسلسل شائع ہوئی "رابنسن کروسو" ہے جو لندن پوسٹ میں ۷ اکتوبر ۱۷۱۹ء میں درج ہوئی شروع ہوئی اور ۱۹ اکتوبر ۱۷۲۰ء میں ختم ہوئی۔

مُراسلات

نمبر (۵)

بچوں کے فرائض

تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اِس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہووے خروج ۲۰/۱۲ یہی اکیلا اور پہلا حکم ہے۔ جسکے ساتھ وعدہ شامل ہے یہہ دس حکموں کی دوسری تختی کا پہلا حکم ہے۔ جبکہ خدا نے ان فرائض کو مرتب کیا جو ہمارے ہمجنس انسان کی نسبت ہیں تو وہ اُنکا سلسلہ خاندان میں بچوں سے شروع کرتا ہے۔ اگر تمام بچے اپنے والدین کی جیسا مناسب ہے عزت کریں تو اور باقی حکموں کی بہت تھوڑی ضرورت ہوگی ؛

یہہ حکم بچوں کے لئے ہے۔ لیکن اس سے صرف چھوٹے بچے ہی مراد نہیں ہیں اس کا مطلب ہے سب بیٹے اور بیٹیاں خواہ وہ سات برس کے ہوں خواہ ستر کے۔ ایک شخص کی نسبت قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے ایک بوڑھا آدمی راہ کے کنارے روتا ہوا ملا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کس لئے روتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میرے باپ نے مجھے چابکوں سے مارا۔ اس بات سے حیران ہو کر کہ ایسے بوڑھے آدمی کا باپ بھی زندہ ہے اس شخص نے پوچھا کہ تمہارے باپ نے تمکو جو ایسے بوڑھے ہو کیوں مارا؟ بوڑھے نے جواب دیا کہ میں نے اپنے دادا کی گستاخی کی تھی ؛

پیری کی باعث بچہ اپنے والدین اور بزرگوں کی عزت کرنے کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو جاتا ہے اس بات کے کہمیں خدا کو کس قدر پیار

کرنا چاہیئے۔ دو سبب ہیں۔ اول تو اس درجہ کے لحاظ سے جو وہ کل کائنات پر رکھتا ہے دوم اس کے محبّ اور محبوب ہونیکی وجہ سے ۔

حاکموں کی عزت کرنے کے بھی دو سبب ہیں اوّل تو اُن کے رتبے کے لحاظ سے کہ وہ ہمارے اصلی محافظ اور حاکم ہیں اور دوم اس محبت اور نیکی کے لحاظ سے جو انہیں موجود ہے اور ہمارے ساتھ کرتے ہیں

محبت میں وہ تمام فرائیض مستعمل ہیں جو ہمیں اپنے والدین کی نسبت ادا کرتے ہیں ہم اپنے والدین کی عزت نہیں کر سکتے ہیں جبتک کہ انہیں پیار نہ کریں اور نہ انہیں پیار کر سکتے ہیں جبتک کہ انکی عزت نہ کریں۔ عزت میں بھی وہ تمام فرائیض مستعمل ہیں جو ہمیں اپنے والدین کی نسبت ادا کرنے ہیں۔ آؤ ہم عزت کے لفظ کو لیویں اور دیکھیں کہ اس میں کیا کیا فرائیض شامل ہیں ۔

(۱) بچوں کو چاہیئے کہ اپنے والدین کی عزت اور اُن کا ادب کریں ۔

چینیوں کے مذہب میں آباؤ اجداد کی پرستش شامل ہے وہ اِن سے دعا کرتے ان کے لئے سندر بناتے اور انپر نذر گذرانتے ہیں۔ اصل میں یہہ درست تو نہیں ہے انہیں صرف ایک ہی سچے خدا کی پرستش کرنا چاہیئے لیکن صرف ایک عمدہ نتیجہ اُن کے مذہب سے نکلتا ہے ۔ چینی بچے ہمیشہ اپنے والدین کا ادب کرتے ہیں۔ اس بات میں وہ سب ممالک اور مسیحی بچوں کے لئے عمدہ نمونہ ہیں ۔

کیا یہی سبب نہیں کہ خدا نے اس قوم کو ایسی بڑی مدت تک قائم رکھا ہے ؟ دنیا میں سب سے پرانی قوم چین کی ہے ۔

لڑکے اور لڑکیاں یا بڑی عمر والے بھی اگر اپنے والدین کا ادب نہیں کرتے ہیں تو کسی کا بھی حقیقی طور پر ادب نہ کرینگے اگرچہ وہ عام طور پر شرافت ظاہر کریں اور خوش اخلاقی سے پیش آویں تاہم یہہ ساری باتیں اصلی حقیقی نہیں بلکہ بناوٹی ہیں جب کبھی تم سنو کہ بچے اپنے والدین یا بزرگوں کی نسبت بے ادبی سے کلام کرتے ہیں تو سمجھ لو کہ وہ غیر مہذب اور بدتمیز ہیں اگرچہ وہ عام مجلس میں اپنے تئیں کیسا ہی خوش خلق اور شریف ظاہر کریں ۔

(۲) بچوں کو چاہیئے کہ اپنے والدین کی فرمانبرداری کریں ۔

خدا دا انسان کے قوانین سے تمہارے والدین کو یہہ حق ملتا ہے کہ وہ تمہاری نابالغی کے زمانہ میں تمپر حکومت کریں اور تمہیں فرمانبرداری کرنا ہیں بالغ ہونے کے بعد بھی تمہیں چاہیئے کہ ادب کے ساتھ اُن کی خواہش کو مدنظر رکھو اور اُنکی صلاح کے جویاں رہو ۔

واجبی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری کرنیکی عادت ڈالنا نہایت ضروری ہے اگر تم یہہ عادت نہ ڈالو تو ہرگز اچھے رئیس اور نیک مسیحی نہیں بن سکتے ہو اور یہہ عادت اور نیک عادتوں کی مانند اُسی وقت سے ڈالنی چاہیئے جبکہ تم محض بچے ہو ۔

چاہیئے کہ یہہ فرمانبرداری محبت کے ساتھ ہو ۔

(۱) محبت سے فرمانبرداری کرو نہ ڈر سے۔ بعض لڑکے اسوقت اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتے ہیں جبکہ وہ اُن کے ہاتھ میں چابک اور اُن کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھتے ہیں اگر سزا پانیکی کوئی امید نہیں ہے تو وہ نافرمانبرداری کرتے ہیں۔

ایک لڑکے نے دوسرے سے کہا کہ "آؤ چلکر باغیچہ سے کچھ پھل کھا دیں" دوسرے نے جواب دیا میرے باپ نے ایسا کرنے سے مجھے منع کیا ہے ۔

پہلے نے کہا "لیکن اگر تم ایسا کرو تو تمہارا باپ تمکو سزا نہ دیگا کیونکہ وہ تو حد سے زیادہ نیک ہے ۔

اس بہادر فرمانبردار لڑکے نے جواب دیا کہ اِسی لئے تو میں ایسا کام نہ کرونگا کیونکہ وہ ایسا نیک ہے اور میں اُسے پیار کرتا ہوں" ۔

(۲) یہہ فرمانبرداری بغیر چون اور چرا کے ہونی چاہیئے ۔

بغیر سوال پوچھے کے فرمانبرداری کرو خواہ تم حکم کا مطلب سمجھو یا نہ سمجھو ۔

چونکہ تمہارے والدین تمہیں کسی کام کے کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اس لئے اِسی بات کو کافی دلیل سمجھ کر اُسے کرو۔ اگر وہ اپنے حکم کا سبب تبلانا چاہیں تو خیر اچھی بات ہے لیکن اگر نہ چاہیں تو بھی تمہیں اُسے کرنا چاہیئے یہہ جانکر کہ اُن کے پاس کوئی سبب ضرور ہوگا خواہ تم اِس سے آگاہ ہو یا نہ ہو ۔

بعض چھوٹے بچے کھڑکی کے پاس بڑے شوق سے اپنی ماں کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب وہ اسکو آتے دیکھتے ہیں۔ تو فوراً بڑے اشتیاق کے ساتھ اس سے ملنے اور بغلگیر ہونے کے لئے نکل بھاگتے ہیں ۔

مگر جب ماں کا یہہ سخت حکم سنتے ہیں کہ "دور رہو اور پاس مت آؤ" تو حیران اور غمزدہ ہو جاتے ہیں وہ یہہ تو نہیں جانتے کہ ایسا حکم کیوں دیا گیا مگر اتنا جانتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی معقول سبب ہوگا اِس لئے وہ اسکو مانتے ہیں بعد میں وہ اُن سے کہتی ہے کہ میں اس جگہ گئی تھی جہاں چیچک ہے اور شاید تمہاری زندگیاں بلا عذر تابعداری ہی پر منحصر ہیں ۔

(۳) فرمانبرداری مستعدی کے ساتھ ہونی چاہیئے ۔

جبکہ تمہاری ماں تمسے کچھ کام کرنے کو کہتی ہے اور تم اسوقت کوئی دلچسپ قصہ پڑھ رہے ہو یا پرجوش کھیل میں مشغول ہو تم کہتے ہو "ہاں ابھی کرونگا" اور جب تمہارا قصہ یا کھیل ختم ہو جاتا ہے تو تم اس کام کو کرتے ہو

یہہ حقیقی فرمانبرداری نہیں ہے بلکہ فرمانبرداری کا ایک حصہ ہے ؛

بعض دفعہ بچے کی زندگی بلا عذر فرمانبرداری ہی پر منحصر ہے۔ کسی کانٹے والے کا ایک چھوٹا لڑکا ریل کی سڑک پر کھیل رہا تھا سامنے ہی ڈاک گاڑی تیزی کے ساتھ اُسی راستے پر آرہی تھی۔ باپ نے اُس کے خطرے کو دیکھا مگر وہ بہت سے بیش بہا جانوں کو جو گاڑی پر تھیں خطرے میں ڈالنے کے بغیر اپنے مقام سے ہل نہیں سکتا تھا اس نے اپنے بیٹے کو پکارا اور اُسے کہا کہ زمین پر چت لیٹ جا لڑکے نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور گاڑی بغیر نقصان پہنچانے کے اُس کے اوپر سے گذر گئی اگر وہ سوال پوچھنے کے لئے رک جاتا یا باپ کے ایسا حکم دینے پر حیران ہوتا تو فوراً ہی مرجاتا۔

(۴) فرمانبرداری خوشمزاجی کے ساتھ ہونی چاہیے ؛

جو بچہ کہ اس کام کو جو اُسے کہا جاتا ہے کر تو دیتا ہے مگر منہ پھُلاتا۔ بڑبڑاتا کڑکڑاتا۔ اور غصہ ہوتا ہے وہ حقیقت میں فرمانبردار بچہ نہیں ہے۔ وہ طبیعت سے فرمانبردار نہیں ہے۔ اگر تمہارے والدین تمکو کوئی کام کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جسے تم مطلقاً کرنا نہیں چاہتے ہو تاہم تمہیں اسے کرنا چاہیے۔ اور خوشمزاجی سے کرنا چاہیے ہمیشہ یوں کہو "بہت اچھا اے باپ" یا "بہت اچھا اے ماں میں اسے کرونگا" ہم ایسے بچوں کو جو خوشمزاجی کے ساتھ فرمانبرداری کرتے ہیں کیسا پیار کرتے ہیں ؛

(۵) ایک ایسی فرمانبرداری بھی ہے جو غیبت میں ہوتی ہے یعنے۔

والدین کی غیرحاضری میں فرمانبرداری کرنا جبکہ اُنکو پتا بھی نہ ہو کہ آیا تم نے اُنکی فرمانبرداری کی ہے یا نہیں ؛

کسی آدمی نے ایک لڑکے کے لئے تماشہ گاہ میں جانے کو کہا لڑکے نے جواب دیا "نہیں جناب میرا باپ اسے پسند نہیں کرتا ہے" ؛

آدمی نے کہا "میں جانے کے لئے تمہیں روپیہ دونگا کچھ ضرورت نہیں کہ تمہارے باپ کو اسکی خبر دی جائے لڑکے نے کہا کہ "میں یہہ نہیں کرسکتا ہوں" آدمی نے پوچھا "کیوں نہیں" لڑکے نے کہا "اگر میں ایسا کروں تو پھر میں ہرگز اپنے باپ سے نگاہ نہیں ملا سکتا ہوں" اگر بچے اپنے والدین کے ساتھ آنکھ ملانا چاہتے ہیں تو اُن کی غیرحاضری میں بھی اُنکی فرمانبرداری کرنی پڑیگی ؛

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

میرے اِس چھوٹے سے مضمون کو نور افشان کے کسی گوشہ میں جگہ دے کر بندے کو ممنون فرمائیگا کئی مرتبہ بندے کے سامنے ایک بڑا پرزور مضمون نور افشان میں آیا اور اکثر اوقات آتا رہتا ہے۔ یعنے "سلف سپورٹ"۔ یہہ مضمون اس ملک کے مسیحیوں کی حالت کے موافق بہت ٹھیک اور درست ہے۔ یہہ تو ہم کو معلوم ہے کہ اِس ملک ہند میں قریباً سو برس سے دوسرے ملک کے لوگ مسیح کی گواہی اِس ملک میں دے رہے ہیں۔ اور بیچارے اپنے ملک کے لوگوں سے چندہ لاکر اِس ملک میں کام چلارہے ہیں یہہ اِن کی محبت کا اظہار ہے۔ اب میں اپنے ملک کے مسیحی نوجوانوں سے مخاطب ہوکر کچھ کہتا ہوں جو کہ سلف سپورٹ ہونے کی ضرورت کو اِس ہند میں چاہتے ہیں۔ عزیز دغور سے سوچو۔ کہ دوسرے کے سہارے سے کب تک کام چلیگا۔ اگر انہوں نے کچھ دن چلایا بھی تو آپکی ہمدردی اور حب الوطنی کہاں ہے ؟ یا صرف انگریزی ٹھاٹھ کو اختیار کرنا اور اپنے تئیں یورشیین بتلانا ہی مسیحی نام کا دارہے۔ اور اپنے ملک کے لوگوں کے لئے جو کہ روز بروز ہلاک ہوتے جاتے ہیں۔ اور مسیح سے دور رہ کر گناہ میں مرجاتے ہیں ہمدردی کہاں ہے ؟ کیا خداوند اِس ملک کے لوگوں کی ہلاکت کی جواب دہی ولایتی مشنریوں سے پوچھیگا ؟ یا کہ ہم لوگوں سے جو کہ اس ملک کے رہنے والے ہیں۔ تیسرے بہت سے ہم خدمت سلف سپورٹ کے بارے میں بہت زور دے رہے ہیں بہت سے مضمون اِس کے متعلق اخباروں میں شایع کرتے ہیں۔ تاکہ ہند کی کلیسیائیں سلف سپورٹ ہوجاویں کیا وہ لوگ جو کہ مشنری صاحبان کے ماتحت ہوکر انجیل کی خدمت کرتے ہیں اور قلیل سی تنخواہیں پاتے ہیں اور جہاں تک ان سے ہوسکتا ہے کچھ چندہ بھی دیتے ہیں۔ اِس کام کو کرسکتے ہیں ؟ یا ان نوجوانوں سے یہ کام ہوسکتا ہے ؟ کہ جن کے بزرگوں نے مسیح کی خدمت کی اور کچھ روپیہ جمع کرکے اپنے اپنے لڑکوں کو بڑے بڑے امتحانات پاس کرواکے اور جب انہوں نے گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی تو دیسی عیسائیوں سے علیحدہ ہوگئے اور یوریشین بن گئے اور صرف یہہ خیال اِن کے دل میں سمایا کہ انجیل کی خدمت کرنا ایک چھوٹا سا کام ہے اور لوگ جو کہ مشن میں کام کرتے ہیں بھوکے ہوتے ہیں ہم پھر مشن کے آدمیوں کی بات کیا مانیں ہم تو انگلش چرچ ہی جایا کرینگے وغیرہ بعضوں نے تھوڑی سی تنخواہ میں ولایتیوں کا ٹھاٹھ اختیار کرلیا اور دیکھئے کہ نتیجہ کیا ہوا جب چندہ وغیرہ کے لئے اِن کے پاس کوئی فارم جاتا ہے۔ تو چونکہ انگریزی ٹھاٹھ نے اِن کے پاس کچھ رہنے نہیں دیا ہے۔ وہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ اس پاسٹر کی وعظ درست نہیں ہم تو چندہ نہیں دینگے وغیرہ وغیرہ اب اے ہند کے زندہ دل نوجوانو قوم کی ہمدردی کہاں ہے ؟ موسیٰ نے اپنی قوم کی بابت کیا کہا۔ جب خداوند نے اُس قوم کو ہلاک کرنے چاہا (دیکھو خروج ۳۲: ۳۰-۳۴) ؛

پھر پولوس اپنی قوم کی بابت کیا کہتا ہے دیکھو (رومیوں ۲/۹)۔ عزیزو وقت تو اب نزدیک ہے۔ کوٹ پتلون۔ نکٹائیوں میں نہ لگے رہ جانا۔ یہہ تو دوسرے ملک کا رواج ہے ایک دفعہ ایک معزز ولایتی پادری صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ جوکہ قریباً ۳۰ یا ۴۰ برس سے پنجاب میں مسیح کی گواہی دے رہے ہیں۔ اثنائے گفتگو میں انگریزی پیراہن کا ذکر آیا تو پادری صاحب نے کہا کہ بہت سے ولایتی لوگ جب انگریزی پیراہن کسی دیسی پر دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اپنا ذکر سنایا۔ کہ ایک دفعہ مینے ہندوستانی پیراہن پہنا اور اپنے ہندوستانی دوستوں سے ملنے کو گیا۔ تو وہ لوگ مجھ پر ہنسنے لگے۔ سو جسطرح مجھے ہندوستانیوں کا پیراہن نہیں سجتا ہے اُسی طرح ہندوستانیوں کو انگریزی پیراہن نہیں سجتا ہے۔ اس سے میرا مطلب یہہ نہیں۔ کہ کسی سے کچھ بحث کروں لیکن یہہ کہ ترقی مسیحی مذہب کی جب ہی ہوگی جبکہ ہمارے نوجوان جوکہ بڑے بڑے عہدے پاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کرتے ہیں اپنے آپ کو ہندوستانی مسیحی بھائیوں کی طرح سمجھیں۔ اور انجیل کی گواہی کے لئے اور اس ملک میں خدمت کرنیکے واسطے اپنی زندگی کو مخصوص کریں۔ اور اس بات کو اپنے سامنے رکھیں کہ اگر میں انجیل کی خبر نہ دوں تو مجھ پر واویلا ہے عزیزو اس ملک کی حالت کو پہچانو۔ مسیح نے تو اس جہان کے لئے اپنا خون بہا دیا اور جلالی تخت کو چھوڑ دیا سو آپ اپنے گریباں میں منہ ڈالکر دیکھئے کہ ہم جو مسیح کے شاگرد ہیں اور ہندوستان کو مسیح کے قدموں پاس لانا ہمارا کام ہے۔ ہم اس ملک کو مسیح کے پاس لانے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟!!؟

راقم

ڈبلیو۔ جے الیاس واعظ انجیل صدر بازار کسولی

جناب اڈیٹر صاحب سلامت

بعد آداب وتسلیمات کے واضح ہو کہ جو مضمون آپکے اخبار نور افشان میں شایع ہوا ہے بابت سیمنری کالج کی طالبعلموں کے نتایج کے سوا اُسمیں ایک غلطی ہے یعنی الراقم اُس مضمون کا غلام مسیح طالب علم سیمنری جہلم ہونا چاہئے لیکن اس نے اپنا نام لکھنے میں غلطی کی بجائے جوزف کے غلام مسیح چاہئے۔ واجب جان کے اطلاع دی۔ راقم بابو گوبند رام یوپی مشن چرچ الیڈ جہلم

ایک نظر اِدھر بھی

جناب اڈیٹر صاحب نور افشان تسلیم۔

کیا آپ مہربانی سے ذیل کے چند سطور اپنے اخبار میں شایع فرماکر ہمکو ممنون فرمائینگے؟

گذشتہ اشاعت بتاریخ یکم ستمبر نور افشان صفحہ ۱ کالم اول پر جو یونائیٹڈ پریسبیٹرین سیمنری سکول کا نتیجہ چھپا ہے ہماری نظر سے گزرا۔ لیکن افسوس کہ اس کا راقم "بنام جوزف طالب علم فسٹ مڈل کلاس جہلم یو۔ پی۔ مشن" ایسے طرز سے درج کیا گیا ہے۔ کہ مشن سکول جہلم کے تمام طلبا اور غیر مسیحی استادوں نے ہم مسیحی استادوں کے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ انہوں نے اس طرز سے یہہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہہ کم سن لڑکا سکول ہذا کا طالب علم معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ ہمارے معزز اخبار نور افشان کو جھوٹا اخبار بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ واہ جی! یہی مسیحی اخبار ہے جسکی آپ لوگ تعریف کیا کرتے ہو اور اُس کے پڑھنے کی ہملوگوں کو ترغیب دیا کرتے ہو جسمیں ایسے ایسے راقم لکھے جاتے ہیں جو سکول میں ہی نہیں۔ انکو بہت سمجھایا بوجھایا گیا۔ لیکن انکی تسلی نہیں ہوتی۔ یہہ تو ہم جانتے ہیں کہ راقم موصوف غلطی سے لکھا گیا۔ مگر اب ہم معترضوں کو کیا جواب دیں جو کہ کہتے ہیں کہ سکول ہذا میں اس نام کا کوئی لڑکا نہیں۔ تمام ناظرین نور افشان سے التماس ہے کہ مہربانی کر کے کوئی نہ کوئی ناظرین اس سوال کا تسلی بخش جواب مرحمت فرمائے تاکہ ہم معترضوں کے منہ کو بند کر سکیں اس نام کا لڑکا تو یہاں ہے جو کہ شاید دس برس کی عمر کا ہو گا۔ مگر وہ سکول میں نہیں۔ سو اب اگر ناظرین یہہ نتیجہ نکالیں کہ وہ لڑکا مشن سکول جہلم کا طالب علم ثابت ہوتا ہے تو معترضوں کا سوال جائز ہے۔ اگر ہمارے معزز ناظرین یہہ نتیجہ نہ نکالیں تو جواب کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہمنے اپنے قیاس کے مطابق ناظرین نور افشان کو اس سوال کے حل میں تکلیف دی ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی اپنا خیال ظاہر کرینگے تاکہ اگر ہمارے خیال میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہو تو اسکی درستی ہو جاوے۔ اور اس طرح ہملوگ معترضوں کو جواب دینے کے قابل ہو جاوینگے۔

از طرف

مسیحی استادان۔ یو۔ پی۔ مشن جہلم۔

جناب اڈیٹر صاحب

آداب۔ آپ اپنے اخبار میں مفصلہ ذیل چٹھی درج کر کے مشکور فرمادیں۔ مشکور وممنون ہونگا۔

لالہ دیوراج جی کے نام مفصلہ ذیل چٹھی صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ جسمیں صاحب موصوف نے پنچال لنڈتا کو پنجاب کے ہندی گرل سکولوں میں رائج کرنے کی ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کی خدمت میں سفارش کی ہے۔

منجانب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی لاہور

بخدمت جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب

جناب۔ مجھے اس امر کے جتلانے کی عزت حاصل ہے۔ کہ پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی سفارش کرتی ہے۔ کہ پنچال لینڈ تا کی بابت جو کہ ہندی کا ماہواری رسالہ ہے۔ اور جس کے اڈیٹر لالہ دیواج جالندھر ہونواسی ہیں۔ کہ ان کنیا پاٹ شالاؤں کے ہیڈ منسٹرسوں کی توجہ مبذول کی جاوے جہاں ہندی سکھلائی جاتی ہے؛ میں ہوں جناب آپکا تابعدار - کے۔ بی تھاپر - قائمقام سکرٹری ٹکسٹ بک کمیٹی لاہور — ہرکشن لال منیجر پنچال لینڈ تا جالندھر شہر

مشرک باللہ

یہہ عربی زبان کا فقرہ اہل اسلام میں مروج ہے۔ جس کے معنے خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے کے ہیں اور وہ لوگ اصطلاحاً اپنی بات چیت میں عموماً کل غیر محمدیوں اور بت پرستوں کے حق میں یہہ فقرہ بولا کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ خود خدا تعالیٰ کی پاک ذات کوئی ایسی شئے ہے۔ جسمیں انسانی مقدرت کا ہاتھ کسی غیر چیز کو خلط ملط کر کے ایک عجیب بنا ڈالے جس حال کہ اسکی منزہ اور مبرا ذات پاک انسان کے فہم اور ادراک سے بھی اعلیٰ ہے۔ تو پس اس سے یہہ مراد ہوئی کہ کوئی شخص جو اپنے مذہب اور اعتقاد کی بنا پر اگر وہ صفات جو محض اور مطلق ذات باری تعالیٰ کے شایاں ہیں کسی غیر ذات کی نسبت منسوب کرے وہی مشرک باللہ ہے کیونکہ ذات غیر کو ذات الہی کے شریک ٹھہراتا ہے اب ہمہ جا حاضر و ناظر ہونا خدا تعالیٰ کی صفات میں سے یہہ ایک ایسی صفت ہے کہ جسے تمام اہل مذاہب عموماً اپنی طرز پر مان لیتے ہیں۔ بنظر غور اور تامل سے دیکھا جاوے تو اہل اسلام یعنے محمدی لوگ نادانستہ اور بن جانے لیکن عملی طور پر یہہ ہمہ جا حاضر و ناظر ہونے کی صفت اپنے بزرگوں کی روحوں سے منسوب کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جب تک پیر دستگیر عبدالقادر جیلانی کو خدا ثابت کر کے نہ مان لیویں انکا بغداد کی طرف مونہہ کر کے یا عبدالقادر جیلانی پکارنا محض شرک اور کفر ہے۔ اسپر اگر کوئی صاحب عقل مسلمان اس معاملہ کو نادان اور جاہل محمدیوں کے سر تھوپے تو وہ خود محمد کو یا رسول اللہ پکارنے میں کیونکر اپنا پیچھا چھڑائے گا۔ لامحالہ مسلمان لوگ پیر دستگیر صاحب یا محمد صاحب کے جسم کو تو نہیں پکارتے جو بغداد اور مدینہ میں مدفون ہیں اور خاک خاک سے ملی ہوئی ہے اگر کہو کہ وہ مر نہیں گئے بلکہ زندہ ہیں۔ اس طرح تو ہر ایک بشر کی روح جو اس جہان سے انتقال کر جاتا ہے زندہ رہتی ہے لیکن انسانی روح محض میں یہہ طاقت نہیں ہے کہ وہ ہمہ جا حاضر و ناظر رہے۔ انسانی روح مخلوق ہے کیا وہ یہہ قدرت رکھتی ہے کہ ایک کی فریاد رسی لاہور سے اور ایک کی شام اور مکہ سے اور دوسرے کی دہلی سے کرے اور جب کوئی پکارتا ہو کہ یا پیر دستگیر مشکل میری حل کر یا اے رسول اللہ میری مدد کو پہنچ تو وہاں ایک وقت مختلف مقامات میں جا رسید ہو مختلف اشخاص کی فریاد کو بھی پہنچے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر خداوند مسیح محض انسانی ذات رکھتا ہوتا تو بیشک یہہ لفظ یعنی مشرک باللہ ہم مسیحی لوگوں پر عاید ہو سکتا۔ لیکن چونکہ یہہ حق خدا کا ہے کہ انسان اپنی مصیبت کے دن خدا کو پکارے۔ پس محمدی لوگ اور اُن کے سوا دوسری قومیں جو خدا کو چھوڑ اپنے اپنے گوروں اور پیشواؤں کو پکارتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی بڑی بیعزتی کرتے ہیں کہ اُس کا ان غیروں کو دیتے ہیں اور نیز عباد اللہ کو ایسا کرنے سے گویا صفت ہمہ جا حاضر و ناظر ہونے کی منسوب کر کے عمداً مشرک باللہ ٹھہرتے ہیں؛

اے مسلمان اور ہندو بھائیو اس تحریر سے راقم کا مقصد یہہ نہیں ہے کہ گالی کے بدلے گالی یا الزام دیوے یعنی چونکہ محمدی لوگ ہم مسیحیوں کو مشرک کہتے ہیں اس لئے اس کے عیوض ہم بھی اُن کو مشرک ٹھہراویں کیونکہ راقم خود پیدایش سے مسلمان اور مسیحیوں کو ستانے والا تھا لیکن جب خداوند مسیح کے فضل سے میں نے اپنے کفر کو پہچانا تو فوراً ترک کیا۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ اُسکی بابت تفتیش کریں جو حیات مع الجسم آسمان پر زندہ پیر یا گورو ہے۔ میں مانتا ہوں کہ انسانی روح کے تقاضوں میں سے یہہ ایک روحانی تقاضا ہے کہ وہ اپنے واسطے کوئی سہارا چاہتے ہے اور تمام دنیا کے لوگوں کا اپنے واسطے کوئی نہ کوئی پیر و مرشد یا گورو یا ہادی وغیرہ ٹھہرا لینا اس تقاضے کا ثبوت ہے لیکن کیا اپنی روح کی بھوک اور پیاس کو آسودہ کرنے کے لئے دریافت نہ کروگے کہ وہ جو جیتا اور ابد تک سلطنت کرتا کون ہے! جس کی بابت بصورت واقعہ یہہ ثبوت ہے کہ بقا فقط اُسی کو ہے۔ ہاں ہم اپنے تجربہ سے گواہی دیتے ہیں کہ خداوند مسیح ہماری فریاد سنتا اور حالت کو دیکھتا اور مدد بھی کرتا ہے وہی اس لائق ہے کہ ہم اُسکو اپنی مصیبتوں میں پکاریں کیونکہ وہ ہماری سفارش کے لئے جیتا اور ابدالآباد باپ اور روح القدس کے ساتھ سلطنت کرتا ہے۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں؛

راقم - بیرعالم مسیحی از ڈی۔ آئی خان۔

ناروے کے ۲۰ لاکھ لوتھرن مسیحی (یہہ ملک ایک غریب ملک ہے)

ڈنمارک کے ۲۰ لاکھ مسیحیوں کی بہ نسبت جو ناروے سے زیادہ دولتمند ہے فارن مشنوں کے لئے چار گنا زیادہ روپیہ دیتے ہیں۔ فنلنڈ کے ۲۰ لاکھ لوتھرن مسیحی جو کہ نہایت مفلس ہیں ڈنمارک کی

نسبت کچھ کم کام اس امر میں نہیں کرتے ۔

کھاسیا پہاڑ میں بیداری

کھاسیا اور جنتیا کی پہاڑی کلیسیاؤں کی بیداری بڑھتی جاتی ہے۔ مسیحی اب شوق سے خدا کا کام کرتے ہیں اور باہم بڑی محبت سے رہتے ہیں۔ اور پاکیزگی کے پیرو ہیں وہ گنہگاروں کے بچانے کے لئے بڑی کوشش کرتے ہیں اور انکو نجات کی شادمانی حاصل ہوئی ہے ۔

کئی ایک واقعات ہیں آجکل ہو رہی ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ جب تک کوئی کاریگر اپنے کام کو اپنے خواب میں نہ دیکھے وہ کامیاب نہ ہوگا۔ یہہ بات سچ ہو یا غلط لیکن جب کسی آدمی کا دل مسیح پر لگتا ہے۔ تو کچھ تعجب نہیں اگر وہ اسکو خواب میں دیکھے ۔

ایک میٹنگ کے درمیان ایک چھوٹے لڑکے نے (جس کے چہرے پر دہشت کے آثار تھے) اٹھکر کہا کہ مین نے کل خواب میں جہنم کی آگ دیکھی۔ مجھے سخت خوف نے گھیر لیا۔ لیکن میں بھاگ کر مسیح کے پاس گیا۔ اِس لڑکے نے بڑی دل سوزی سے دعا اور منت کی اُس کی دعا کے بعد کئی ایک چھوٹی لڑکیوں نے بھی سسکتے ہوئے دعا مانگی۔ یہان تک کہ اُن کے سسکنے کے سبب سے اُن کے الفاظ مشکل سے سنائی دیتے تھے۔ غیر قوم کے لڑکے بھی اس میٹنگ میں آتے ہیں۔ اور اکثر اپنے گناہوں کے لئے روتے ہیں جوان مسیحی اب اوروں کی نجات کے لئے فکرمند ہیں۔ جہان ایک بڑا بازار لگتا ہے وہاں قریب چالیس لڑکے اور لڑکیاں بارہ بجے دن کو دعا مانگنے کے لئے گرجے میں گئے۔ اور دوسرے لوگ بھی آنے لگے۔ اور خدا کی روح کا کام ظاہر ہوا۔ کئی ایک لڑکے میٹنگ کے درمیان سے نکل کے بازار میں جاکے لوگوں کو ابھارنے لگے۔ بہت سے آدمی انکی بات کو مانکر۔ گرجے میں گئے۔ اور گھنٹوں تک ان جوان مسیحیوں نے بڑی پرجوش میٹنگ کی باری باری بازار کے لوگ اِس میٹنگ میں آئے یوں ہی میٹنگ بڑی رات تک رہی۔ ایک شخص بیان کرتا ہے۔ دس بجے رات کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صرف میٹنگ ابھی شروع ہوئی ہے۔ وقت کا کچھ خیال نہ ہوا۔ کیونکہ لوگوں کے دلی جوش کے سبب سے تھکاوٹ ذرا بھی نہ معلوم ہوئی ۔

بہت جگہوں میں مسیحی عورتوں اور لڑکوں کے وسیلہ سے خدا اپنا کام کروا رہا ہے۔ مسیحی مرد بھی گاؤں گاؤں جاکر منادی کرتے ہیں۔ اور بڑے آرزومند ہیں کہ ایک بھی گاؤں انجیل کے سننے سے محروم نہ رہے۔ کھاسیا کا ایک مسیحی یوں لکھتا ہے۔ کہ جب سے ہمارے درمیان روح پاک کا کام شروع ہوا ہے ہملوگ گویا ایک نئی دنیا میں آگئے ہیں گیت کیسے شیرین معلوم ہوتے ہیں دعا میں جی بہت لگتا ہے۔ آپسمیں بڑی میل محبت رہتی ہے۔ اور کتنوں کی زندگی تبدیل ہوگئی ہے ۔

ہم نے اُن آدمیوں کی آہ وزاری کو سنا جو اپنے گناہوں کے لئے تڑپتے تھے۔ پھر جب انہوں نے مان لیا۔ کہ مسیح نے اُن کے گناہوں کے لئے اپنی جان دی تو انکی خوشی کا بیان کون کرسکتا ہے ٹھٹھے کرنے والے تو شاید ویسا ہی کہینگے۔ جیسا کہ انہوں نے رسولوں کے وقت میں کہا تھا کہ یہہ لوگ تازہ مئے کے نشہ میں ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ خدا کی روح ہمارے درمیان کام کر رہی ہے۔ ہم نے اِس قدرت کو اپنی ہی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اپنے ہی کانوں سے سنا ہر خدا کا ہزار ہزار شکر ہو۔ ہم امیدوار ہیں۔ کہ ان سے زیادہ عجیب واقعات ہم دیکھینگے ۔

ضلع شیلا کے ایک گاؤں میں جہاں روح القدس کی بڑی قدرت ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ عبادت کے وقت مسیحیوں نے ایک بڑا شور سُنا اور معلوم ہوا کہ زور کی آندھی آئی ہے۔ اور اوپر گرجے کی لوہے دار چھت پر پڑ رہے ہیں۔ بڑا ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ زلزلہ آگیا ہے۔ ادھر نظر کرکے انہوں نے ایک عجیب روشنی دیکھی۔ اور کئی ایک مسیحیوں نے دو شخص چمکیلے کپڑے پہنے ہوئے پلپٹ کے پاس کھڑے دیکھا جن مسیحیوں نے ان شخصوں کو دیکھا۔ انہوں نے پاس جانے کے لئے کوشش کی لیکن نہ اٹھ سکے وہاں کے سب مسیحیوں کو یقین ہے۔ کہ خدا نے ان کو رویا دکھایا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اُن کی میٹنگ کی خوشی میں فرشتہ شامل ہووے۔ جب خدا کے کلام میں لکھا ہے۔ کہ لوگ رویا دیکھینگے تو بیشک یہہ کلام پورا ہو جاتا ہے ۔

ایک اور آدمی بیان کرتا ہے کہ بار بار سننے میں آتا ہے کہ خدا نئی نئی جگہوں میں اپنا کام کر رہا ہے عبادتوں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے عشاء ربانی کے وقت ایک گاؤں میں سب حاضرین مرد اور عورت آنسو بہا بہا کر اُسمیں شامل ہوئے دوسرے گاؤں میں ایک تعریف اور شکرگذاری کی میٹنگ ہوئی ایک گیت کے بعد دوسرا گیت گایا گیا پرجوشی سے سب کے دل میں بڑی خوشی بھر گئی مسیح مصلوب کی منادی کے ذریعہ سے روح القدس آدمیوں کے دلوں کو نرم کرتا ہے۔ اور اُن کو اُن کے گناہ دکھلاتا ہے بعض لوگ جو سمجھتے تھے کہ ہندوستان کی اصلاح کے لئے۔ مسیحی مذہب کی اخلاقی تعلیم پر زیادہ زور دینا چاہئے۔ اور مسیح کے نمونہ کو پیش کرنا کافی ہے۔ اب یہہ لوگ اقرار کرتے ہیں۔ کہ سوائے صلیب کی منادی کرنے کے اور کوئی ذریعہ سے ہندوستان کی بہبودی و نجات ہرگز نہ ہوگی۔ عجیب بات ہے اکثر جاہل اور ان پڑھے آدمیوں پر مسیح کے کفارہ کا بھید آشکارہ ہوتا ہے۔ یہہ صرف روح القدس کے الہام سے ہوسکتا ہے ۔ (باقی آیندہ)

واقعات اور رائین

صاحب اور سانپ کی لڑائی بے مثل

صاحب سیلون کے ایک جلیل القدر انگریز ہیں آپنے سیلون کے اخباروں میں ایک خبر شایع کرائی ہے جس میں لکھا ہے کہ میں اپنے کتے کے ہمراہ جنگل میں سیر کو جارہا تھا جب کچھ فاصلہ پر نکل گیا تو دس فیٹ آٹھ انچ لمبا سانپ میرے کتے کے بدن میں لپٹ گیا۔ کتے کی ہڈی ہڈی چور ہونے لگی۔ تب مجھ سے نہ دیکھا گیا۔ مینے فوراً سانپ کا پھن ہاتھ سے دبا لیا اور دم پکڑکر چھڑانا چاہا لیکن سانپ اس قدر زبردست تھا کہ تمام کوشش بیکار ثابت ہوئی۔ آخر ش مینے نوکر سے بندوق منگائی اور تب اُس اجگر کا کام تمام کیا۔ صاحب بہادر نے اپنی دانست میں بڑی بہادری دکھائی ہے۔ مگر برخلاف اُن کے ہندوستانی توایسے بہادر ہوتے ہیں کہ آنکھ دکھاکر سانپ کو بے ہوش کردیتے ہیں مگر ایسی معمولی خبریں اخباروں میں شائع نہیں کرتے؛ (اخبار عام)

مارواڑیوں کا دھوکا؛

پونا میں جس لکھ پتی مارواڑی پر سکہ قلب یا جعلی روپیہ بنانے کے سنگین الزام کا مقدمہ چلایا گیا ہے اُس کا نام سوتی سیٹھ ڈونگر ہے کہتے ہیں پولیس کو اس مارواڑی سیٹھ پر ایک مدت سے شبہ تھا اور وہ درپے تھی لیکن وہ ہاتھ نہیں آتے تھے۔ حال میں ایک مارواڑی نے سیٹھ مذکور سے کسی چیز کے عوض میں بیس رُوپے حاصل کئے۔ پولیس نے معلوم کرتے ہی اُس مارواڑی کو نا‌ٹا اور پوچھا کہ سیٹھ سے کتنے رُوپے پائے ہیں۔ دکھادو۔ مارواڑی نے وہ بیس روپے پولیس کو دکھلائے اور پولیس نے پڑتال کرکے معلوم کیا کہ اُن میں چار روپے مصنوعی ہیں۔ تب مارواڑی نے کہا کہ یہہ رُوپے سیٹھ کو واپس کردو اور کہو کہ فی الحال ضرورت نہیں ہے جب درکار ہونگے شام کو لیلونگا۔ چنانچہ جب مارواڑی سودہ فروش نے وہ روپے سیٹھ کو واپس کئے اور وہ سیٹھ کے مکان سے باہر آیا۔ جھٹ پولیس نے سیٹھ صاحب کے مکان کی درہ بندی کرلی اور تلاشی لینے پر کہتے ہیں کہ سیٹھ کے صندوق سے مبلغ گیارہ رُپے جعلی ساخت کے پائے گئے اور زیادہ تلاش کرنے پر مصنوعی سکہ کے تمام اوزار بھی برامد کئے گئے ہیں۔ پھر کیا تھا سیٹھ سوتی ڈونگر فوراً گرفتار کئے گئے۔ مقدمہ پولیس نے چالان کیا۔ سیٹھ کے ساتھ دلال بھی گرفتار کئے گئے لیکن بعد میں اُن کو بے قصور سمجھکر چھوڑ دیا؛ اب عدالت مجسٹریٹ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ مارواڑی سیٹھ کی طرف سے دو بیرسٹر پیروکار ہیں۔ مسٹر ڈی کھرے اور مسٹر گنپت سداشیو اور سرکار کیطرف سے مسٹر ایس جی نادر صاحب پیروکار ہیں۔ ایک اور مارواڑی امیر مل راجی کو بمبئی میں چھ ماہ قید اور ایک ہزار جرمانہ کی سزا دی گئی ہے وہ اس لئے کہ کسی شریف آدمی کے خدمتگار نے اپنے آقا کے جواہرات قیمتی پانچہزار رُپے کے چوری کئے اور مارواڑی مذکور کے پاس مبلغ آٹھ سو روپے میں بیچ دیئے ہرچند ملزم نے کہا کہ وہ بے خبر تھا اور کہ وہ خریدے نہیں بلکہ گرو رکھے تھے۔ لیکن عدالت نے اس عذر کیطرف کچھ دھیان نہیں دیا اور اگر جرمانہ نہ دینگے تو ۹ ماہ اور قید رہنا ہوگا؛ (اخبار عام)

بڑی خوشی کی خبر ہے

کہ مہاراجہ بڑودہ نے ۱۵ سو روپیہ ہر سال اس غرض سے دینا منظور کیا ہے کہ ایک ویدک ڈکشنری تالیف کیجاوے۔ لوگ اس ڈکشنری میں ذیل کی باتوں کا لحاظ رکھا جاوے یعنی (۱) کہ کل الفاظ جو ویدوں میں آئے ہیں اُنکو بترتیب حروف تہجی ترتیب دیا جاوے اور اُنکی قواعدی اور صرفی ترکیب اِسمیں درج ہو (۲) اُن کے معنی معہ حوالجات آسان سنسکرت میں لکھے جائیں (۳) اِن الفاظ کے وہ معنی درج ہوں جو ویدک علم ادب کی مختلف تصنیفات میں مستعمل ہیں (۴) الفاظ کے وہ معنی درج کئے جاویں جنکو یورپ اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے مصنفوں نے مستعمل کئے ہیں۔ (۵) اسمیں ہندوؤں کے مختلف فرقوں کی تفسیروں کا حوالہ بھی دیا جاوے (۶) ویدک اصطلاحات کے مطابق اُن کے معنی بتلائے جاویں اور مختلف تفسیرات کا مقابلہ کیا جاوے اور تمام حجت عام اور آزادانہ اصولوں پر مبنی ہو۔ (۷) حسب ضرورت الفاظ کے مذہبی مجلسی اخلاقی اور طبعی استعمال بھی بتائے جائیں۔ اِس ڈکشنری کی تالیف میں آٹھ برس لگینگے اور کل صرفہ ہزار روپیہ ہوگا۔ (آریہ پترکا)

رسید زر

ہیڈ ماسٹر مشن سکول مجیٹھہ	۸/
قاسم خان	۸/۲
پادری سی۔ بورپ ۲ کاپی	۶/
〃　〃　بابت اشتہار	۴/
مس۔ ڈبلیو۔ بی۔ ایم۔ لارنس	۸/

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلجیس بک سوسائٹی لاہور

رومتہ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانہ کا ایک تمدنی ناول ۲/ - **ورجل کی** نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہو اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۸/ - **تاریخ بائبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کی جن قوموں کا اسمیں ذکر آیا ہے اُن کے تاریخی حالات درج ہیں ۵۰۰ صفحہ قیمت ۱۲/ **الہام بائبل** مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ - اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲/ **یسوع مسیح** کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے ان ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲/ **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری ۲/ - **سکندر اعظم** کی سوانح عمری ۲/ - **میرے رہنے کا گھر** جسم انسانی کا دلچسپ حال بالتصویر ۲/ - **سورج چاند ستارے** - علم ہیئت کا ایک مبسوط رسالہ بالتصویر - جسمیں اس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸/ - **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تواریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں - **زندہ مسیح** اور اناجیل اربعہ اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں اُنکا ذکر ہے قیمت ۲/ - **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اُس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے ۱۲/ **معذرت نامہ سقراط** - جسمیں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے - قیمت ۸/ -

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجیس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے - کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر یہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے - جس کسی کو چاہیے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں - ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

نولکھا لاہور

رسید زر

پادری ٹی آر - ڈیڈ امرتسر	۸/
الف - جی فنچ سکویر شملہ	۸/
پادری جارج - ای ہکس موتی ہاری	۱عہ
مسٹر جے - چارلس ڈیرہ نانک	۱۵/
مس رنلچ المورا	۱عہ
مسٹر - بی این - بال	۳/
پادری اے برسکو	۸/

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲/ معہ ضمیمہ ۱۲/

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۸/ ۸/

قیمت ہر حالت میں پیشگی بیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲/	۸/	ے
چوتھائی کالم	۸/	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۵عہ
پورا کالم	۱۰عہ	۱۵عہ	۵۰
پورا صفحہ	۵۰	۷۵	۱۵۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ مابعد کے لئے ۱/ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۸/ معہ محصول ۸/

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ضرورت

لوئر پرائمری سکول کے لئے ایک سنجیدہ مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے - تنخواہ مبلغ چھ روپیہ دیجائیگی - درخواستیں بنام پادری - ڈبلیو ڈی - کے - رٹینر صاحب سی - ایم - ایس - علیگڈھ کے پاس آنی چاہئیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم - داکلی کے اہتمام سے چھپا